۲۴ دسمبر ۱۹۰۹ء

عید کے جمعہ کا خطبہ

حضرت امیر المومنین نے يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ (الجمعہ:۱۰) پڑھ کر فرمایا کہ ہر جمعہ میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ کوئی شخص تم کو وعظ سنائے اور اتنا وقت ہو کہ نماز سے پہلے سن لو۔ اس کے بعد نماز پڑھو۔ نماز کے بعد تم کو اختیار ہے کہ دنیوی کاموں میں لگ جاؤ۔ میں اس کے حکم کے مطابق تم کو نصیحت کرتا ہوں۔

اللہ نے ہم کو کچھ اعضاء دئے ہیں اور ان اعضاء پر حکومت بخشی ہے اور پھر انسان کو اپنی صفات کا مظہر بنایا۔ چونکہ خدا مالک ہے اس لئے انسان کو بھی مالک بنایا اور اس کو بہت بڑا لشکر دیا جن میں سے دو چار نوکروں کا میں ذکر کرتا ہوں۔

حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ (بخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ) سب کے سب بادشاہ ہو اور تم سے اپنی رعایا کے متعلق سوال ہو گا۔ (۲) اَلْاِمَامُ رَاعٍ وَ هُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ۔ (بخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ) امام بھی راعی ہوتا ہے اور اس سے رسول کی رعایا کی نسبت سوال ہو گا۔ (۳) عورت کے بارے میں بھی فرمایا کہ عَنْ بَيْتِ زَوْجِهَا (بخاری کتاب الاحکام)۔ میں ان بادشاہوں کا ذکر نہیں کرتا جو ملکوں پر حکمرانی کرتے ہیں بلکہ ان کا ذکر کرتا

ہوں جو تم سب اپنے اپنے اعضاء پر حکمران ہو۔ ان سب میں سے بڑی چیز دل ہے جس کے کچھ فرائض ہیں' کچھ محرمات' کچھ مکروہات' کچھ مباحات۔

دل کے فرائض بتاتا ہوں۔ (۱) اس کا عظیم الشان فرض ہے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پر ایمان لائے۔ جب تک دل اس فرض کو ادا کرنے والا نہ ہو ہلاکت میں ہے۔ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ (البقرة:۱۴۷) اور جَحَدُوْا بِهَا وَ اسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ (النمل:۱۵) سے پتہ لگتا ہے کہ دل یقین کر چکے ہیں۔ پس اس یقین کے ساتھ عملی رنگ بھی ضروری ہے۔ (۲) اس کے بعد فرض ہے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا رسول یقین کرنا۔ جب اللہ معبود ہوا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول تو اللہ کے بالمقابل اب اور کسی کا حکم نہیں اور رسول کی اطاعت کے بالمقابل کوئی اطاعت نہیں۔ یہ واجبات سے ہے۔

دل کے محرمات میں سے ہے۔ (۱) اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا (۲) کبر و نخوت (۳) بغض و حسد (۴) ریاء و سمعۃ (۵) نفاق کرنا۔ شرک کی نسبت تو اللہ فرماتا ہے کہ معاف کروں گا۔ اور کبر وہ فعل ہے جس کا نتیجہ شیطان اب تک لعنت اٹھا رہا ہے۔ اور ریا کہتے ہیں اس عمل کو جو دکھاوے کے لئے کیا جاوے۔ اور نفاق یہ ہے کہ دل سے نہ مانے اور اوپر سے اقرار کرے۔ اس کے کچھ اور شعبے بھی ہیں۔ (۱) جب بات کرے جھوٹ بولے۔ (۲) امانت میں خیانت کرے۔ (۳) معاہدہ میں غداری کرے۔ (۴) سخت فحش گالیاں دے۔

دل کے فرائض سے نیچے یہ بات ہے کہ دل کو اللہ کی یاد سے طمانیت بخشے۔ آدمی پر مصائب کا پہاڑ گر پڑتا ہے۔ کسی کی صحت خطرے میں ہے' کسی کی عزت' کسی کی مالی حالت۔ کسی کو بیوی کے تعلقات میں مشکلات ہیں' کسی کو اولاد کی تعلیم میں۔ ان تمام مشکلات کے وقت خدا کی فرمانبرداری کو نہ بھولے۔

ایک شخص دہلی میں ہیں جو ہمارے خیالات کے سخت مخالف ہیں۔ انہوں نے ایک کتاب "الحقوق والفرائض" لکھی ہے۔ میں نے اسے بہت پسند کیا ہے۔ حق بات کسی کے منہ سے نکلے' مجھے بہت پیاری لگتی ہے۔ دوسرے کے منہ سے نکلے تو پھر اور کیا چاہئے۔ حقوق و فرائض کا ہر وقت نگاہ میں رکھنا مومن کے لئے مستحب کام ہے۔ مصائب میں اللہ پر ایسا بھروسہ ہو کہ ان مصائب کی کچھ حقیقت نہ سمجھے۔ اس کی تہ کے اندر جو حکمتیں' رحمتیں' فضل ہیں ان تک اِنَّا لِلّٰهِ کے ذریعے پہنچے۔

ایک دفعہ میں جوانی میں الحمد پڑھنے لگا۔ ان دنوں مجھ پر سخت ابتلاء تھا' اس لئے مجھے جہراً پڑھنے میں تامل ہوا کیونکہ جب دل پورے طور پر اس کلمہ کے زبان سے نکالنے پر راضی نہیں تھا تو یہ ایک قسم کا

نفاق تھا۔ اللہ تعالیٰ نے میری دستگیری کی اور معاً مجھے خیال آیا کہ جو اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ (البقرہ:۱۵۷) اور اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ (مسلم کتاب الجنائز) پڑھتا ہے ہم اس کی مصیبت کو راحت سے بدل دیتے ہیں۔

انسان پر جو مصیبت آتی ہے' کبھی گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے۔ اس لئے انسان شکر کرے کہ قیامت کو مواخذہ نہ ہو گا۔ دوم۔ ممکن تھا اس سے بڑھ کر مصیبت میں گرفتار ہوتا۔ سوم۔ مالی نقصان کی بجائے ممکن تھا جانی نقصان ہوتا جو ناقابل برداشت ہے۔ چہارم۔ یہ بھی شکر کا مقام ہے کہ خود زندہ رہے کیونکہ خود زندہ نہیں تو پھر تمام مال واسباب وغیرہ کی فکر لغو ہے۔

یہ سب مضمون جب میرے دل میں آیا تو بڑے زور سے الحمد للہ پڑھا۔ قرآن میں کہیں نہیں آیا کہ مومن کو خوف وحزن ہوتا ہے وہ تو لَايَخَافُ وَلَايَحْزَنُ ہوتا ہے۔

زبان کے فرائض

زبان کا سب سے بھاری فرض ہے۔ (۱) کلمہ توحید پڑھنا۔ (۲) نماز میں الحمد بھی فرض ہے۔ تو گویا اتنا قرآن پڑھنا بھی فرض ہوا۔ (۳) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی زبان کا ایک رکن ہے۔ اس کے محرمات ہیں۔ غیبت' تحقیر' جھوٹ' افتراء۔ اس زبان کے ذریعے عام تلاوت قرآن وتلاوت احادیث کرے اور عام طور پر جو معرفت کے خزانے اللہ ورسول کی کتابوں میں ہیں پوچھ کر یا بتا کر ان کی تہ تک پہنچے۔

معمولی باتیں مباح ہیں۔ پسندیدہ باتیں اپنی عام باتوں میں استحباب کا رنگ رکھتی ہیں۔

کان کے فرائض

لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْ اَصْحَابِ السَّعِيْرِ (الملک:۱۲) اگر ہم حق کے شنوا ہوتے تو دوزخ میں کیوں جاتے؟ اس سے ثابت ہوا کہ حق کا سننا فرض ہے اور غیبت کا سننا حرام ہے۔ سماع کے متعلق صوفیاء میں بحث ہے۔ میرے نزدیک سماع قرآن وحدیث ضروری ہے۔ مگر ایک شیطانی سماع ہے کہ راگنی کی باریکیوں پر اطلاع ہو' یہ ناجائز ہے۔

ناک کے فرائض

ہمیں حکم ہے کہ جس پانی کی بو خراب ہو اس سے وضو نہ کریں۔ اس واسطے پانی کا سونگھنا اس وقت فرض ہو گیا خصوصاً جب نجاست کا احتمال ہو۔

عید کے دن عطر لگانا مستحبات میں داخل ہے۔ ہاں اجنبی عورت کے کپڑوں اور بالوں کی خوشبو کا سونگھنا حرام ہے۔ اسی طرح آنکھ اور دوسرے اعضاء کے فرائض ہیں۔

خطبہ ثانیہ

اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ زبان کے فرائض میں سے شکر بھی ہے۔ ناشکری کا مرض مسلمانوں میں بہت بڑھ گیا ہے۔ کسی کو نعمت دیتا ہے تو وہ حقارت کرتا ہے۔ اس سے نعمت بڑھتی نہیں۔ اگر انسان شکر کرے تو نعمت بڑھتی ہے۔

مال کی حرص بھی بہت بڑھ گئی ہے۔ جس کی پانچ تنخواہ ہے وہ چاہتا ہے دس ہو جائے اور جس کی سو ہے وہ دو سو کے لئے تڑپ رہا ہے۔ طالب علموں میں بھی یہ مرض ہے۔ اگر کوئی ان میں سے پاس ہو گیا تو پوچھنے پر شکر نہیں کرے گا بلکہ یہی کہے گا کہ خاک پاس ہوئے ہیں۔ ہم چاہتے تھے کہ فسٹ ڈویژن میں نکلتے، وظیفہ لیتے۔

کسل و کاہلی بھی ایک گندی صفت ہے جو مسلمانوں میں بڑھ رہی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دعا فرمائی ہے، جس کو تشہد میں بعض ائمہ نے فرض لکھا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَ الْکَسَلِ (بخاری کتاب الدعوات) اسباب کو مہیا نہ کرنا اور کسل اسباب مہیا شدہ سے کام نہ لینا۔ رسول اللہ کی جماعت تھی کہ ان میں سے کئی لکڑیاں جنگل سے لا کر بیچتے اور اس میں سے چندے دے دیتے اور رات کو قرآن شریف یاد کرتے۔

معاملہ کی صفائی بھی بہت کم رہ گئی ہے۔ روپیہ کسی کے قبضے میں آجاوے تو اس کا دل نہیں چاہتا کہ واپس دوں۔ تم میں یہ بری باتیں نہ رہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں نیکیوں کی توفیق دے۔ آمین۔

(بدر جلد ۹ نمبر ۱۰ ـــــ ۳۰ دسمبر ۱۹۰۹ء صفحہ ۳،۴)

☆-☆-☆-☆